

۵

۹۲

بسم الله الرحمن الرحيم
صلى الله عليه وسلم

الحاج شيد محمود

الحمد لله على ما له وسبح
محمد ٩٢ لله

راجا رشید محمود کے قطعات

مترجمین { شہناز کوثر
ظہیر محمود

اختیار کتب لاہور



کتاب

۹۲

شاعر

راجا رشید محمود

ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور

صدر "ایوان نعت" ریشمہ لاہور

شہناز کوثر۔ ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور

اعظم محمود ایڈیٹر نعت روزہ "الہیہ ہمام" لاہور

پروفیسر شیامہ المصطفیٰ قصوری

استاذ شعبہ عربی و اسلامیات۔ گورنمنٹ ایف سی کالج لاہور

جمیل احمد قریشی خواتین رقم

۱۳

مطبوعات

اشاعت اول

۱۹۹۳ء

طابع

عابدی محمد فہیم کھوکھر۔ جہم پرنٹر لاہور

قیمت

چالیس (۴۰) روپے

ناشر

آخر نمبر

آخر کتاب گھر

اعظم منزل۔ نیو شالار مار کالونی۔ ملتان روڈ لاہور (کوڈ ۵۴۵۰۰)

فون: ۳۳۶۸۸۳

علم الاعداد کے نام
جس کی وجہ سے ہم
۹۲ کی عظمت سے آگاہ ہو سکے

کائنات کے ۹۲ پائیدار عناصر



گرد و زل سو جوں اور کرد و زل زمینوں، اور پھر ان میں اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ہوئے اور پائے ہوئے گرد و زل جہانوں کے لیے حضور حبیب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رحمت بنا کر بھیجے گا تو اسی اعلان موجود ہے۔ لیکن ہمیں تو ان تمام کائناتوں کی تعداد تک کا علم نہیں۔ پھر بہت سے ایسے عالم بھی ہیں جن کے بارے میں ابھی انسان کو شاید سوچنے کی توفیق بھی نہ ملے ہو۔ ان سب جہانوں کو خالق و مالک حقیقی حق و علائقہ تخلیق کیا، وہ ان تمام جہانوں کا رب ہے اور اس نے ان تمام جہانوں کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

جہاں تک علم الاعداد کا تعلق ہے، حضور رحمة للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہم علم کی سند محمدؐ، رعد الصلوٰۃ والسلام کا عدد ۹۲ سے اور موجودہ سال ۹۲ء سے میرے نزدیک یہ سالی حضور رسولؐ یا نام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نسبت کا سال ہے۔ اور یہ گزر گیا تو ہماری زندگیوں میں دوبارہ نہیں آئے گا کیونکہ ساتتیس کبھی متقل نہیں ہوتیں اور مچوں کی مسافت طے ہوتی رہتی ہے اور جو گھڑی بہت جلد گزرتی ہے۔ اس لیے میرے سوچا کہ ۹۲ء میں نعمت و سیرت آقا و مولیٰ علیہ التہ والثناء پر کچھ کام ہونا چاہیے۔ چنانچہ اس سال ان شاء اللہ العزیز زیر نظر کتاب کے علاوہ سیرت منظوم (جو قطعات کی صورت میں اردو کی پہلی منظوم کوشش ہے) سفرِ حرمِ شریفی

کی یادداشتیں "مفسر سادات" میں نقل کی گئیں اور "میت" کے اعتبار سے اردو لغت کا ایک مفہم انتخاب ایک طویل تحقیق مقدسے کے ساتھ اشاعت پذیر ہوگا اور واقعی صلح و امن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) "تحلیل پذیر ہوگا۔ اور اللہ کے چاہے تو یہ کتابیں ۹۲ کے تحفے ثابت ہوں گی میرے لیے ہیں آپ کے لیے ہیں۔

ذیل نظر کتاب کا موزع حلقوں اور ان کے لیے خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے رحمت مجسم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نقص ہے۔ عزیز اسی عزیز قاضی سائیں کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ حوالہ کی کل تعداد ۹۲ ہے، حضور باعزت تخلیق کائنات علیہ السلام و الصلوٰۃ سر کائنات ہیں اور کائنات کے ۹۲ پائیدار عناصر کو اپنے حجر میں ٹیکے ہوئے ہیں۔ عزیز قاضی لکھتے ہیں کہ اگر عناصر امدان کے نور کی تخلیق قدیم ہے تو جناب رسالت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے نور کے حساب سے قدیم ترین ہوتی ہیں۔ اگر یہ ۹۲ کا مجموعہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) انہوں میں نہ آتا تو کائنات کا وجود ممکن نہ ہوتا۔ لہذا "فما خلقت الا ذلک"۔ اعراس اس تمام کائنات کا تمام کیل ۹۲ کے عدد پر عمل رہا ہے۔

"ملکہ القرآن" کے کئی صفحات ہمارے موزع پر بہت اہم معلومات رکھتے ہیں اور مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس بحث کے بعض حصے فارسی کی نذر کیے جائیں۔ صاحب دارالافتا نے ایک مقام پر تحریر فرمایا ہے کہ علم ایجاد اور مروجہ علم الاعداد خدا نے روز آفرینش میں حضرت آدم کو عطا فرمایا۔ (اعمال اللغات) لہذا قرآنی اطلاق کے مطابق ہم اسی نظریہ کو یقینی سمجھتے ہیں۔ اعداد ایجاد کے حروف اور اعداد کو جدید زبان میں علمی ترتیب پیش کرتے ہیں۔

علم کبکد میں حروف کے قبائل اور ان کی عناصری ترتیب

حروف	اعداد	ہر لفظ کے صنفی حرف	نمبر قبیلہ
ا ب	۱	۱	۱
پ	۲	۲	۲

جد	ج	۳	۲ حروف	قبیلہ اول
د	د	۴	۳ حروف	
ھو ذ	ھ	۵	۳ حروف	قبیلہ دوم
و	و	۶		
ز	ز	۷		
ح	ح	۸	۴ حروف	قبیلہ سوم
ط	ط	۹		
ی	ی	۱۰		
ک	ک	۲۰	۴ حروف	قبیلہ چہارم
ل	ل	۳۰		
م	م	۴۰		
ن	ن	۵۰		
س	س	۶۰	۴ حروف	قبیلہ پنجم
ع	ع	۷۰		
ف	ف	۸۰		
ص	ص	۹۰		
ق	ق	۱۰۰	۴ حروف	قبیلہ ششم
ر	ر	۲۰۰		
ش	ش	۳۰۰		
ت	ت	۴۰۰	۲ حروف	قبیلہ ہفتم
ث	ث	۵۰۰	۲ حروف	قبیلہ ہفتم
خ	خ	۶۰۰	۲ حروف	قبیلہ ہفتم
ذ	ذ	۷۰۰	۲ حروف	قبیلہ ہفتم

منظف = من . ۸۰۰
 غلہ = ۹۰۰
 خ = ۱۰۰۰
 گویا ۳ قبیط چار حرفی اور تین قبیط تین حرفی ہیں۔

مزدوج بالا حروف اعداد الفاظ اور قبائل کو بطور دیکھنے سے پتا چلتا ہے کہ حروف اور اعداد میں آٹھ قبائل نظر آتے ہیں۔ کل حدود ۲۸ اور اعداد کا کل مجموعہ ۵۹۹۵ ہے جن کے کل کبیرے چہر ۲۸ کا عدد ملتا ہے اور اعداد کا شمار ایک بڑا نمبر پایا جاتا ہے۔ گویا

اقل - حروف اور اعداد کے لحاظ سے فی حقیقت ایک حیرت انگیز حکم پیدا ہوتا ہے۔

دوم ہر قبیط میں چار حروف تین حروف میں گویا ان میں ۴ + ۳ = ۷ کا ایک حیرت انگیز حکم قائم ہوتا ہے۔

سوم علیٰ ہذا القیاس ۳ × ۲ = ۶ کا بھی ایک حیرت انگیز حکم پیدا ہوتا ہے ۱۰۰۰ نمبر کے اعداد کی تفصیل ثابت ہوتی ہے۔

چہارم ۳ - ۲ = ۱ کا ایک عدد قائم ہوتا ہے۔

پنجم ۲ + ۲ = ۴ سے ایک ہی حاصل تقسیم اور ایک ہی باقی بچتا ہے۔

ششم ۲ + ۲ = ۴ قبائل شخص کے تحت ۸ کا عدد پیدا ہوتا ہے۔

ہفتم ۳ + ۳ = ۶ کا عدد قابلِ غور ہے۔

ہم نے علمِ الہیہ کے تمام حروف اور اعداد کا تجزیہ ہر لحاظ سے پیش کر دیا ہے جس پر غور و فکر کی ضرورت اس لیے محسوس ہوتی ہے کہ یہ علم انسان کو کائنات اور اس کی حکمتوں کے کئی حکامات پیش کرتا ہے۔ دینِ فطرت یا دینِ قیم کی تعریف قرآن مجید میں موجود ہے وہ مندرجہ ذیل آیات سے واضح ہے۔

وَاللَّهُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسٍ أَغْنَىٰ عَنْهُ الْكِتَابُ الَّذِي تَتْلَوْنَ

خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَعَا أَرْبَعَةٌ حَرْفٌ ذَلِكَ الدِّينُ الْقِيمُ

فدا کے نزدیک سمیٹنے لگتی ہیں بارہ ہیں۔ یعنی اس روز سے کہ اس نے آسمانوں اور زمین کو (یعنی اس کائنات کو) پیدا کیا بھیضہ فطرت میں برس کے بارہ سمیٹنے کی گئے ہیں۔ ان میں سے چار ادب و احقرام کے ہیں ہی دینِ قیم ہے (چہرہ زائریت نافذ ہے) گویا کتاب اللہ میں یہ چند اعداد دینِ قیم کی تشریح کے لیے ہیں۔ اب ہم مندرجہ بالا آٹھ متغیوں کی عام فہم تشریح پیش کرتے ہیں۔

اقل = ۲۸ کا عدد = اعلیٰ قمر کی ۲۸ منزلوں کو پیش کرتا ہے۔ منزل

شرطین۔ منزلِ بطن۔ منزلِ شریا۔ منزلِ دربان۔ منزلِ بقعہ۔ منزلِ منہ۔ منزلِ ذراع۔ منزلِ نسرہ۔ منزلِ طرہ و طیرہ وغیرہ گویا یہ عدد علمِ نجوم سے تعلق رکھتا ہے جس کا علم کائنات سے گہرا تعلق ہے۔

دوم = ۷ کا عدد = ہفتہ کے دنوں کی تعداد۔ سات آسمانوں اور سات زمینوں کا لغوی رنگ و آبیگ کے سات ساتیات و طیرہ کو ثابت کرتا ہے۔

سوم = ۶ کا عدد = سال ہجر کے بارہ مہینوں کو پیش کرتا ہے جیسا کہ قرآنی آیتوں سے ذرا بعد ثابت کیا گیا ہے۔

چہارم = ۱۰۰۰ کا عدد = ہمارے برسوں کی نسبت سے خدا کے ایک دن کو پیش کرتا ہے۔ جیسے خدا نے فرمایا ہے۔

دینِ یحییٰ عن ربک صافات سنۃ صفا تعدون (اور تمہارے پروردگار کے نزدیک ایک دن تمہارے شمار کے مطابق ایک ہزار برس کیسا ہے)

پنجم = ۴ صفحہ ۲ - یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہر عنصر کے چہرہ پر کار فرما چار قدرے

قدروں میں سے اگر ہر ایک تین قدرے قدروں کو غنی کر دیا جائے تو باقی چار قدرے قدرتِ قدسیہ جبروتی رہ جاتی ہے گویا ہر عنصری چہرہ کے نو کلس کا اصل مرکزی جسم ثابت ہوتا ہے۔

ششم = ۲ صفحہ ۲ - یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہر عنصر کے چہرہ پر کار فرما چار قدرے

قدروں میں سے اگر ہر ایک تین قدرے قدروں کو غنی کر دیا جائے تو باقی چار قدرے قدرتِ قدسیہ جبروتی رہ جاتی ہے گویا ہر عنصری چہرہ کے نو کلس کا اصل مرکزی جسم ثابت ہوتا ہے۔

ہفتم = ۳ صفحہ ۲ - یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہر عنصر کے چہرہ پر کار فرما چار قدرے

مشتم ۴۰۲ سے حاصل تقسیم ایک کو ابتدائی عنصر کے جوہر پر قدرت قدرہ
جبریلین پر نشان کی قدر کو حاصل تقسیم کے بعد باقی بچا رہنے والے عدد ایک کو قدرت
قدرہ ایک پر نشان یعنی نو نشان کی قدر کو پیش کرتے ہیں یا اویس عنصر یا نیکروجن کے انکسار
یعنی قدرت قدرہ اسرافیل کی مقدار کو پیش کرتے ہیں گویا اویس عنصر کے جبریل
کیت کو واضح کرتے ہیں۔

مقرر ۴۰۲ = ۴ کی تعداد عناصر کے آٹھ قابل کو پیش کرتے ہیں۔

مشتم ۴۰۳ = ۶ کی تعداد کائنات کی تقویم کے خدائی چھ ایام کو واضح کرتے
ہے۔ جیسے عناصر شاد و غم ہے۔ (۴۰۳ کے ۶ میں ۲ آسمان یعنی تمام کائنات کو
چھ طوری ایجاد دلہن میں پیدا کیا)

گویا آٹھ عشق محفل کائنات اور اس کے عناصر کے محاکمات کو واضح کرتے ہیں۔
انگریز بطور اعداد اور حروف پر مشتمل نظریاتی میں لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو
ثابت ہوئے کہ فروع انسانی پر تو لیں علم کی عطا فی الحقیقت انسانی محاکمات پر مشتمل یعنی
جن سے ابن آدم کو اس کائنات میں واسطہ پر نکلتا تھا یا بحسن حکمت کے علم پر مشتمل
تھے۔

علم ابجد کے آٹھ معنی نشان محاکمات کے بعد اس کے آٹھ قابل اور ان کی افق
ترتیب کا محاکمہ مزید غور طلب ہے۔ ظاہر ہے کہ آٹھ محاکمات میں سے چار محاکمات
زمانے کی تدوین سے تعلق رکھتے ہیں اور بقایا چار عناصر اور ان کے جوہر ان کے حیرت
انگریز محاکمات سے وابستہ ہیں جن کی وضاحت اربع مزوری نظریاتی ہے۔ یہاں صرف
عناصر کے آٹھ قابل کی عجیب حالت اور ان کے آپس میں گہرے تعلق پر بحث کی
جائے گی۔

ہمارے نزدیک علم ابجد کے تحت عناصر کے مندرجہ ذیل قابل ترتیب پائے ہیں
اور چونکہ علم ہمارے سرشت (آب) کے بعد افس کی عظمت (جبر) کا لقب العین
ہے اس لیے اس علم کو علم ابجد کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علم ابجد

کے لحاظ سے قابل کی حیرت انگیز صنعتی ترتیب جو ہم ذیل میں دے رہے ہیں
فی الحقیقت فروع انسانی کے لیے بے حد حکمت آموز ثابت ہو سکتی ہے۔

قبیلہ اول - آب = ۲ عناصر دو حروف پر مشتمل ہے جن میں دو عناصر ہیں
جو آخری پائیدار عنصر ہوا نیکم کی تابکاری اور
موت کے بعد کے بعد کے بعد دیکھ لیں پیدا ہو سکتے ہیں
اور اپنے پیچھے جسے کا عنصر چھوڑتے ہیں۔
یعنی ہائیڈروجن اور ہیلیم۔

(1) HYDROGEN (2) HELIUM

قبیلہ دوم ۲۰ = ۲ کے
۲۰ = ۲ کے
۲۰ = ۲ کے

(3) LITHIUM (4) BERYLLIUM (5) BORON
(6) CARBON (7) NITROGEN (8) OXYGEN
(9) FLUORINE (10) NEON--TOTAL = 8

قبیلہ سوم کلیم ۴۰
معضن ۴۰

(11) SODIUM (12) MAGNESIUM
(13) ALUMINIUM (14) SILICON (15) PHOSPHORUS
(16) SULPHUR (17) CHLORINE
(18) ARGON--TOTAL = 8

(37) RUBIDIUM

(38) STRONTIUM

(39) YTTRIUM

معصن = ۴
قرشت = ۴
تھنڈ = ۴

(40) ZIRCONIUM (41) NIOBIUM (42) MOLYBDENUM

(43) (44) RUTHENIUM (45) RHODIUM

(46) PALLADIUM (47) SILVER (48) CADMIUM

(49) INDIUM (50) TIN (51) ANTIMONY

(52) TELLURIUM (53) IODINE

(54) XENON TOTAL = 18

اس کے بعد اسی سے قبیلہ ہفتم پیدا ہوا ہے
جو حکمتی لحاظ سے حیرت انگیز ہے لہذا اس
کی ترتیب اس قبیلہ کے بند ہی جائے گی۔
اس قبیلہ کے چار عناصر کے بعد سفا قبیلہ ہفتم
شروع ہوتا ہے جو غالباً کسی حکمتی راز پر مبنی
ہے۔ ساتھی ساتھ قبیلہ ششم سے بھی گہرا
تعلق رکھتا ہے کیونکہ اس کے بعد قبیلہ ششم
شروع ہوتا ہے۔

(55) CALCIUM (56) BARIUM (57) LANTHANUM

(58) CERIUM

قبیلہ چہارم ہوز = ۲
حاصل = ۲
کلین = ۲
معصن = ۲
قرشت = ۴

۱۸ عناصر جس کے اعداد نشانے ہیں اور کائنات کے
کل پائیدار عناصر ۹۰ ہیں جو انہما کو پہنچ کر تعاطی
و ترکیب کے ذریعے آب میں داخل ہوتے ہیں اور
کل تعداد کو ۲۰ کر دیتے ہیں۔ اس لیے قبیلہ
سوم کی ترتیب کے بعد مسلسل ایسا ہی ممکن نہیں
تھا۔ اس لیے اس کا قبائلی سلسلہ آب اور بعد کے
عسلہ کے بعد پھر ہوز سے شروع ہو گا
اس طرح ہر قبیلہ پانچ پانچ نسبتی قبیلوں پر
مشتمل ہو جائے گا اور ہر ایک میں ایک ایک
الیکٹران ہوتا چلا جاتا ہے لہذا قبیلہ چہارم میں
المیاد عناصر کی صف میں شامل ہے جس میں
۱۸ عناصر ہیں۔

(19) POTASSIUM (20) CALCIUM (21) CHROMIUM
(22) TITANIUM (23) VANADIUM (24) CHROMIUM
(25) MANGANESE (26) IRON (27) COBALT
(28) NICKEL (29) COPPER (30) ZINC
(31) GALLIUM (32) GERMANIUM (33) ARSENIC
(34) SELENIUM (35) BROMINE

(36) KRYPTON TOTAL = 18

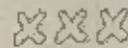
قبیلہ پنجم
خطی = ۲
کلین = ۲

یہ بھی طریق المیاد عناصر کی صف میں شامل
ہیں۔

اس کا نفع الیقینی ہے۔ ہماری نگاہ میں منہ صر کی تمام حکمت و سائنس میں ہم بھیجے کے
نظریات کی جان ہی فارمولہ ہے جسے مغرب نے چوری چھپے اپنے نظریات میں حاصل
کر لیا ہے۔

مغربی علماء نے حکمت سے توحید ۹۲ پائیدار منہ صر کے بعد کی مزید منہ صر کا تباہی دیا ہے
لیکن ان کے متعلق ان کا اپنا نظریہ یہ ہے کہ سب ناپائیدار منہ صر میں سائنس اور لغت
آب تک منہ صر کی تعداد کمباد گسٹے جا چکی ہے اگر ہم خود و فکر سے کام لیں تو عربی
زبان میں کسی لفظ کی دانستگی میں خود بخود زبرد پر پیش شدہ ممکن و غیر ممکن کے اعراب
پیدا ہو جاتے ہیں۔ بظاہر یہ اعراب کوئی حرف نہیں لیکن ان کے اندر کسی لفظ کا لفظ
ممکن نہیں۔

اس لحاظ سے اگر حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لفظ پر پیش زبرد زبرد
و دانی سیدھی پیش کو لکھ دیں تو اس نام کا صحیح تلفظ سننے آجائے گا۔ لیکن غلط ہو
اگر یہ اعراب نہ بھی ہوں تو ایک عالم لا انا خود بخود اسے صحیح و بھرا لے گا۔ اگر اس عظیم
نام پر ادھر کی ادھر سے دسلے اعراب کا لٹینے میں ممکن ہو جائے تو ہمیں ایسے
ناپائیدار منہ صر کی تعداد بھی صحیح طور پر معلوم ہو جائے گی جس کی تحقیق علماء مغرب کر
رہے ہیں۔ بہر حال ہم دھڑکتے سے کہہ سکتے ہیں کہ اس نام پر یہ ناپائیدار اعراب اللہ
ناپائیدار منہ صر کی تعداد کو پیش کرتے ہیں جو کامل خیرات و مشاہدات کے بعد ہی حیل
علم میں آسکتی ہے۔



اپنی کی عظمت کا چرچا فراموش

اپنے کا چہرہ سال نور حق کی دلیل

اپنے کی انہیں ہیں بس قایم توفیق

اس کی بخشش کی زین آئے کی پھر کوئی نہیں



نبیؐ سے میری محبت کا کس چھپا
 اگرچہ اہل بصیرت نے لب تپانے سے
 نظر کی پستلی پر بھی شورش ہی نکلا
 دلوں کے بھیجے نگاہوں نے کھول کھول دی



کیا کیا نہیں ملی ہیں مجھے سرسبزیاں
 خود اپ میں نے عرش پر پایا سرسبز
 مجھ کو مرے خدا نے نہ جھٹکنے دیا کہنیں
 آگے نہ بڑھنے کے جب سے جھٹکایا ہے



کیونٹ پوری سب مرادیں اب میری ہمتیں گی
 اب نہ کیوں نہ ریت دم پاؤں کا ہر اوج کمال
 اب کرم مجھ پر نہ کیوں نہ رائے کا میرا خدا
 سامنے پیش کر کے وہ ہے ہر ادب سوال



اُس کی نگاہ ارض و سما کو جوئی محسوس
 جس پر نگاہ پاکِ رسولِ نام ہے
 دنیا کی سب نعمتیں اُس کی نظر میں ہیں
 جو شخص دل سے مستغرق ہو میں کا عظام ہے



شک کی گنجائش اسے ہے اور نہ تھی میں بھی
 خالق و مالک نے جب بت کر گئی ہے
 سارے کاموں کے یہی ہو گئے ہیں ہر کام کا
 ان کا من ہی ہے میں مانع تقید ہے



سر اس رنگ و نم ہے گلہ اس سرور اکبر
 لیے ہے اپنے اندر ایک نور اکبر
 بنائے انکھ کا سر اگر چہ فدا کیے
 وہ یحییٰ بن زبیر کے ساتھ سر کر تی ہوئی



مرجع خاص و عام ہونا حق
بارگاہِ رستگاری عالمیہ
سب اسی سے فیض پاتے ہیں
خوشتر ہوں کہ از حد سب



حکیم حاتم ہے کوئی آقا محبت و ازاد
گھر سے جب آجائیں باہر اپنی حاجت تب کہو
روح ہے ایمان کی تکوین است ^{مصلحت}
یہ نہیں تو ضبط کروالو گے سب اعمال کو



جب کوئی غم و غم نہ ہوئے کوئی راز دہ
شدتِ یاس و آلم میں کس دل کی بات ہو
میں گزشتہ انوس کی بستی میں بھی نہاں ہو
مرہی جب وں گزشتہ یادِ حبیب کی میسے ساتھ ہو



جن پر نگاہِ پاکِ حبیبِ حنیف نہ ہوئی
پانی انھوں نے سطوتِ ارشادِ کب سے طلب
تھے ہیں غلامِ معجزِ حنیف، مین کو
تاج و سیر و انفسرو اور نگاہِ طلب



میر کے والد میر قاسم کے غلام خانہ زاد
والدہ میری کنیز فاطمہؓ میں بے گم
ہیوی بچے بھی مے آفتاب کے لکڑوں پر پلے
اُن پر قربان سب سے تھے اور تصدق میری جبار



جن سے اٹھی ہو گیا خالق وہ اٹھی اس سے ہیں
ن کی خاکِ پائے کمتر ہیں انسانوں کے سر
مل گئیں عیسائی تین فطرتیں عظیمتیں
کیا یہ بیان کی انکھوں سے اُن کو دیکھ کر



جسم کی تطہیر تو لازم ہے ہر انسان کو
 ہے مزا اس میں کہ جب روح بھی اکثر وضو
 سچ کہوں پاکیزگی کی انتہا ہے یہ شہ
 اچھکھکے رستے کر کے ذکرِ سیرتِ نبویؐ وضو



جہاں کی ایک اکشے پر ہے سارا اختیار اُن کا
 کہ ہیں گجائیہ سیرتِ نبویؐ ہماں اُن کی
 یہ حق ہے اور یہی شایانِ ذکرِ کارِ دو عالم ہے
 کہ ہے مداح خودِ ذاتِ حق و تدبیرِ جہاں اُن کی



جب عمل اپن نہیں کر کے حکام پر
مانتے ہیں ان کو اپنے پاس پھر موجود کیوں
ہے اگر دعائے ہمیں عشق رسول اللہ کا
اپنے چہرے پر نصیب سے نہیں بارگاہ کیوں



وایسے ہر دین پر ہاں وردینے کا مجھے
احترام سے روگو نہیں یہاں دین سے
ابر و عزت و تکریم سے کر ہاں
جان میں ان نصیب میں عین یہاں دین سے



دُہل کیوں تہ بہ تہ سبیاں بکا ز سالم میں
 مکھیں بس ل میں ^{میں} سیئیں کوئی مکا جوں گے
 متھ ان کا ہے جن کے دلوں میں اس کا کمر ہے
 جو اس دیتے ہیں ستم و ابل یان جوں گے



تم مجھے کچھ ہی کہو، جو نام دینا ہو سو دو
 میں دل پر تو اثر جس کا ہے اور جو ہے وہ
 کیوں نہ مانگوں میں انھی سے جو بھی کچھ درکار ہو
 مجھ کو ان کے دسے ہر اک پسینہ مل جاتی ہے



دعویٰ الٰہی کی چشم کرم کے طالب ہیں
 نگاہ اس پیکار کی رب کے کرم کا دروازہ
 بس ان کے رطل سے گن ہر کار کو بھی
 چشمِ حضورؐ بکھولے اب کے کرم کا دروازہ



سفرِ حجاز میں مختار محبوبِ عزم
 خاتمِ مملوک کے ممدوح مداحِ خدا
 اس پیکار احمد اس پیکار عابدِ حمد بھی
 اس پیکار کی دستِ شخص اس پیکار کے محبوب کا



قاسم نہیں اس پر مطلقاً کریم ہے
 بس کوئی اس کو بھی مدد سے نہ دیا
 عین حق کا۔ حج یہ سب باتیں مٹنے
 اللہ کا بھی ہم کو پتہ اس پر دیا



سرین سودا جو دشت طیبہ کا
 دل ہو دنیا کی خواہشوں سے پرے
 اس پر کرے یہ ہستم کو اتنی
 اپنے وقت کا ذکر خوب کرے



عوض دیتا ہے قول الطَّارِحِ لِي كَا هَمِيں
 آپ کی حرکت ہے پردہ پوش عاصی بے گماں
 ماسوائے آپ کے ہے نسیم کا روں کا کون
 آپ کا در چھوڑ کر جب نہیں تو سبم جائیں



رُوحِ برفِ کرداروں میں اُتر رہا ہے
 ایک صاحبِ حال ہے کس صورت سے
 حسنِ خوبی میں بڑھ کر آتا ہے
 کس نے دیکھ کر کہا اس کی صورت سے



بشراں کو چوم چوم کے آنکھوں سے کس
 وشران میں ہے جتنے حبیب پاک
 حسن پاک ایک شے ہے افضل بھی ہے یہی
 کرتے رہو ملاوت روتے جیتے حبیب پاک



اپنی دیوڑ گری کا بھی کوئی باعث تو ہے
 کام کوئی پہنچ سکتا ہے ہم سے سبب
 ذوق فن شدہ مانگا نعتیہ کے یہ
 قرب و حب کے لیے گرتے ہیں حب کی طاب



نعت کہنے کے لیے لفظوں کو
اپنے اشکوں سے بھگونا چھوگا
حشر میں چپا ہو جو ہنسنا یا رونا
یاد دینے کے لیے رونا چھوگا



نا اُمید سی کا کام یہاں دل میں
سیرِ احوال سے ہیں مضمحل
میں سنا تا رہا تو سن ہیں گے
سیرِ شکر کا راجہ ہے کرم



مجھ پچھنا تہیں خالق کے بے حد و شمار
 یہ تو ہم کس لیے مجھ سے حق زوہد ان کا
 بس یہی گل صورت شکرت کی نظر سے مجھے
 یاد آتی ہے کہ تو نہالی نہ ہو میرا



دکھائی دے جس نے صنم چاہا
 بس یہی اکھیر حق نہ دیوں کہ ہوا
 جہاں ساری سیرتیں ہیں سپہ سالار
 دیکھائی دے کہ تو نہالی نہ ہو میرا



گلدانِ شمع سا کلِ نعت کہنے میں
 یہ ہے دفترِ تپ چھبرِ مصطفیٰ کا شہر
 یہ دُورِیں یہ بدلتی ہے اک نطفہ کی بت
 بنام حق مے سے یہ کھڑا مجھ پہ ایک نظر



تدبیبِ جہانِ حسنِ خلق و جود و ک
 یہ حسنِ عینِ کمالِ خلق و کیا معلوم
 من عطف ہو پاسِ پیرِ سب این قابض
 ہاں ذوقِ کبیر یا کایہ توشہ کدو



توفیق مستور کو میں نہ پہنچا
 بس یہ التماس ہی اتنا ہے
 مستور میں میں سدوف و شب
 پانچوں سے جو اس ہی اتنا ہے



اب پرہیز کا ذکر ہو اس اتنی کا ذکر
 دل میں سا جو انونی ان کے سوا
 مجھ کو نفس کی آمد و شد کہ یہ رشتہ
 غیر زوالے سے ہم چہرہ نہ ہو



خیال پہنچا رہا جس رسول اکرمؐ تم
تو لایا پھول مٹفکے اس سے چن چن کے
جو ہم شریک ڈال کھتے اس نے
تو ہاتھ آنے بہت دس ہتھویش پائے



نبیؐ کے ذکر میں گر چوسہ کہ تو کیسے
تو تن بدن میں تے ارتعاش پی
تیرے منہ یہ ذکر نبیؐ معصیت کا نہیں پتا
ہر ایک دل میں احساس کشن پیدا ہو



نست نیتی که بنام است شاعر و شاعر
 مستعد که در این کتاب است
 کتابی که در این کتاب است
 کتابی که در این کتاب است



کتابی که در این کتاب است
 کتابی که در این کتاب است
 کتابی که در این کتاب است
 کتابی که در این کتاب است



نعتِ سولِ پاک جو لکھنے کا ذوق ہے
 دریاِ عقیدتوں کے مجتہد سے پار کر
 قرطاس پر بہار کو نورِ نیک دکھا
 سینے میں جو شیش بُوں کے اُجالے تار کر



سیرِ سزل میں گیونچ ہوا ضلّٰی مقدس کا خیال
 گیونچ چھوئے کربوں پر اسپر کی شمع و
 کبر کی بجھوئے میں افضلِ عبادت کو
 میں کہ ابنِ جنات زاکہ ہست ہوں شکر کا



در کار مجھ کو اور کچھ اس کے سوا نہیں
 خواہش جو تھی وہ پوری ہوتی میری جتنا
 نعمت ہی تھی اس کے واسطے مجھ کو ملاشتہ
 خامرہ جس اور کبھی کچھ نہیں لکھا۔

۹۲



سہ برس چوتے ہیں کہ اس دہرہ ہوا
 اس دہرے نے مجھ کو کھسکا یا تھا خاص
 وہ بھیت اور آج کا دن وقف نعت ہوا
 غیہ رول پائستہ تا آیا ہے تو۔



سبز بستی جلے گی آنکھوں میں
گنبدِ پاک سے ہو کا نور افزا
پھر برے دل کے شاہراہوں سے
خواہشوں کا جلوں سے گزرے گا



یہی دھڑکے بری اور ہستی ہے
دیا اُمید کا دل میں مین مجھ کا دیکھو
طلوعِ دیدارِ سینہ کی اس باقی ہو
درِ حضور پر جب تک نہ میں پہنچ جاؤں



یہ اذن دید میں جو ہے خمیر ہو رہی
 پیمنا رہا ہے دیا جو مہیہ کا
 ایسا نہ ہو کہ ڈال لے منہ پر نقاب پہ
 ایسا نہ ہو پیم سی اس نہ عید کا



وہ دن گئے کہ مراد حناں رسید تھا
 میں شہ زب تھا برسی کچھ میں تھے زوئے بگم
 ہی ہے اب مجھے سبب استوں کی غید
 بکھر گئے ہیں سینا پہ اب گل کے بگم



ذہن پر سُرنی تو زردی چھا گئی جذبات پر
 آنکھ میں اب ناپتے ہیں لاجوردی دایرے
 اے حُث! مجھ کو عطا کر سبز گنبد کی بہار
 رکشت جذبوں کی سوائے طیر ہے مٹھوے پھلے



سیرِ وقت کے لطف و اکرام سے
 مجھ کو جنت بہت در کفایت ملے
 دُور ہوں سب گراںباریاں سانس کی
 پھر حضوری کی بھی مجھ کو ساعت ملے



چمکے مرا نصیب بھی نہیں بھیڑوں کا مگنا
نسبت ہوا ستوار خدا کے رسول ﷺ سے
دنیا و آخرت میں الٰہی ہوں سرسرو
چہرہ مرا آئے رطیبہ کی دھول سے



اک ایک لکھ گزرتا ہے میرا جنت میں
اک ایک لکھ طہ مجھے اس چپ کا تصویر ہے
مجھے آبن ہو آؤں رطیبہ میں
رستہ حب زمر اہن ہما تصویر ہے



سچ کہا ہے کلام سے وابستہ اُس کا سبب
 بے سبب کر رہی نہیں کتاب کوئی بھاگت و دوڑ
 آتش کھار اہل کی دھڑکن بھڑکن کی تیزی سے ہے
 طیر جھاننے کی نگین میں ہے یہ ساری بھاگت و دوڑ



دیکھیں حُسنِ داد کھاتا ہے وہ روزِ کتب ہمیں
 حسن و کجِ نوت سے بھی وہ ہم کو جگا ہے
 بس اک لگن لگی ہے کہ طیبِ بے نی ہو
 دل کو نہ اور آس ^{اور آس} سن نہ کوئی نہنگ ہے



دل میں مایہ نشین و لاہوتوں اور سنوں
 سہر گنبد کو نگاہوں میں سمائے رکھنا
 شہسیر کی زینتیں موتی تجائب
 آرزوؤں کا حیرتیں ہر سائے رکھنا



جو وظیفہ کبریا کا بھی ملائکت کا بھی ہے
 اور جسے اللہ نے بھی فرض ہم پر کر دیا
 وہ پڑھا جائے یا سے بھی تو ہوتا ہے قبول
 ہے درود پاک سے بہت عبادت اور کیا



ادھی کر چاہتے اپنے مقصد کا حصول
 اُس پہ لازم ہے کہ وہ کوشش بہت کرے
 قبرستانِ جنت میں جے کا جو
 زندگی میں وہ درود پاک کی کثرت کرے



حالتِ گونہن کوش کو نہیں شکر کا سے
 پھر گلہ اُن سے نہیں ہے قدیرانِ عرش کو
 رازِ یقین درود پاک کیوں افشا ہوا
 ہے درود اس کے لیے جس کی کوئی شکوہ نہ ہو



ساکنِ عالمِ حسن بھی پڑھتے ہیں درود
 اس دنیائے کا اثر یہ عالمِ علوی میں بھی
 فرش سے تاعرشِ اک اک گوشِ سُندا ہے اُسے
 ہے محیطِ دوسرے عالم گونجِ انِ حسنِ ظن!



جستے بھن رہے تھے جو وہ اور لوگ تھے
 غائبِ تحافِ فرقِ حشر کو اصل اور کھوٹ میں
 ہونٹوں پہ تھی درود کی بیخ اور ہسم
 ستارے تھے سایہِ حمت کی اوٹ میں



نکاہیں کہوتِ خیر یہ عجب کھنڈا منظر
 نہ آتی پھپھوئی آواز سے کانوں تک
 تھا بڑھ کے ہر سے اگلے نقشِ روضے کا
 سحابِ یادِ پیہر کی برق و شش تھی چمک



یاد جب شتر چھوٹی ہے تو اے ہدم مے
 اشکِ غم سے جگر کا جاتا ہے دل کا کینوس
 دائرے بنتا ہے عجب طیبہ اقدس کا غم
 جذب کی وادی پہ چھا جاتا ہے دل کا کینوس



ہمیں طیب سے انفتح ہے کہیں اولاد ہے بڑھ کر
 یہاں کا دن دن ہے خوش تر و نعم سے
 بیشیہ برتھا بنا جن کے قدم پاک سے طیب
 محبت ام ان کا نہ چھوڑا کیوں کرتا تو سے



عرش عظم سے بڑھ کے حاصل ہے
 موت سے شہر و جہاں کو شرف
 دل کی گہرائیوں سے ہے یہ دعا
 ہو نگہ مرتے وقت اسی طرف



گشت بینش اُن پر تہدق اُن پہ نچھیں
گل و سبب اُن میں ہیں بڑھ کر نارطیب کے
ہزاروں خستیں قنطیرے کوئی تپید ہیں
بھاری آنکھ سے دیکھ کوئی اُشب رطیب کے



اے مسافر! سُرخ بٹی لڑھی کا نام ہے
سبز بٹی سے ملی ہے راہِ دای کی خبر
زندگی میں کامیابی سے بڑھا باتاؤں میں
نور کا کسب کیا ہے سہ شہ بند



دل روشن پرستش ہو کر گشت خضر
از دست کار کا ذکر لب کجوتے لب پر
تو کیوں شبنم پر چوتے چرتی غم سے
نہ کیوں غم سے چرتی شبنم سے تری بڑھ کر



کھن دل سرست اور طمانیت گم ہو
گر پ ہو نہ پاس آتیں تھمے رنج و نیک
تو دل کے گینوسے چرتی جبک دست گیس سے
بناؤ گینوسے خضر کے ہر صبح و مساف کے



سر کہ بار آتی ہیں نیشہ جو دھوپ پھیریں
 اور ان پر دھوپ پڑنے سے جو کیفیت ابھرتی ہے
 مجھے معلوم ہوتا ہے کہ روضہ کی تحبہ سے
 مے دل پر بھی ویسی نور کی چپا دار اترتی ہے



وہ روشن سبز گنبد جو کہ اس کا مکمل خورشندہ
 ہے گنبدِ نثارہ روح پرور رہتی دنیا تک
 اسی کے نیسے اس کے گوشے سے
 ضیا اچھل رہی ہے گنبدِ خستہ رہتی دنیا تک



نام کو سبزه نہیں ہیں بے شمار بھی
 شاید کی ہی نہیں اسن پٹیلے ہو
 سخن مانع و مانعین شاد و ایامی
 بزمی یہ بہت کہتا ہے ان تر شہنا



جو سراپا نور ہو اور جو اسے شمع
 و تہ کیوں میں سرانجام پائی ہو
 اس سچ استعجاب کیسا اس سچ کا کیا
 یہ کھاتے کہ بہت ہو کیسے کیا نہ ہو



مست نہیں کئے کبھی تم، مر نہیں سکے کبھی
 تم پہ غائب نہیں سکتی جہاں کی کوئی شے
 دل میں روشن ہے اگر وہ کسی کی الفت کا چراغ
 حفظ ناموس نبی کا داعی کے دل میں ہے



جس کو ہوا اک ان کے مرتبے کا حق ہے
 وہ ہمت کا کندہ ہے وہ قسمت کا دھنی
 ہو گیا وہ بارگاہ ایزدی میں سرساز
 صلی اللہ علیہ وسلم کو نین کی سُرست پہ جس نے جان دی



بشت پدوں پئے او فلک کس کم ترے
 بسا پور بنکا مریں ہوئی کا بستان
 بوسہ بخت سرکار شکر کنال میں
 جو تجھ غفلت نہ ہو سست غفلت کانیاں



فراہ عزت و ناموس سرکار و ملکہ
 وہ ہوا اولاد میری یا مے اس باپ کی ہستی
 بنی دنیا تاقہ سس سے ہماری ہستیاں قلم
 بنا ٹھہری ہماری ہستیوں کی بستی کی ہستی!



محبت کا تقاضا ہے کہ مجھ کو
 نظر سے جو بھی دیکھے اس کی پھوڑ دو
 ہا میں سب راہیں ہیں کی گئی ہیں
 ہنسنا نہ کروں گے



جو ذکرِ عُشرت ہے مطلوب و ستور و سنو
 مرے حضور ہیں کافی ہر راحت داتے ہیں
 نہیں ہے خوف قیامت کا روزِ شرک
 مجھے تو روئے سعادت سے بہت



مُتَنَسِّتِ ہر حال میں گھر ہونے پائیں
 مجھ سے پوچھو تو یہی سوابت کی ہے ایک تبا
 کیا بگاڑے گا میرا یہ آفتاب روزِ حشر
 سایہ انگن جو مے سر پر چو لالتفات



اپنے آفتاب کے کبھی عرض مت نہ تو کریں
 کیسے کہن ہے نہ ہواپ کی پوری اُمید
 وہی مُتَنَسِّتِ دُعا عالم ہیں بھکاری ہیں
 ہم کو آفتاب سے یہاں بھی ہے وہاں بھی اُمید



جیسے برف نے ڈھریں چٹیاں پہاڑوں کی
اور کھائی دیتا ہے دلِ باہیں منظر
کاشٹوں کے عیبوں اور مری خطوں کو
سایہ ان کی حسرت کا ڈھانپ لے سرِ محشر



چھپے کا جسم نہ شک کی کئی ردائے کبھی
پھٹاؤں سا کہیں سے اگر باہیں تیریں
اگر تیریں جو تیریں کی حسرتوں کا تمہیں
تو روزِ حشر کی گرمی کا پھل سہیں بھی نہیں



سیر نصیب میں ہو شفاعت و جہش
 میرا بھی اوج پر ہو مت درختِ اکرے
 صفتِ نظر گنہگاروں کے گھر کے گھر
 تو نسیقِ مدح ^{میں} چیتِ قی کو شرعاً کرے



سناش سیری فرمانے کا میرا خالق و مالک
 بلا خربند ہو جانے کا غم نہ بج و فرقت کا
 گرم نہ تئیں گے مجھ پر ^{میں} شفیقِ اللہ نہیں ہے
 کھلے کا مجھ سے عاصی پر بھی وارہ شفا ہویت کا



دل ہی دل میں طیبہ تک باپنچتا ہوں پل میں
 اُن کا نام لے لے کر جھوم جھوم جاتا ہوں
 جب سدم پڑتا ہوں دیاں تشنہ کے
 پیشِ حضرت ^{علیہ السلام} داؤر جھوم جھوم جاتا ہوں



کسٹ اپنچنے کا کیسے وہاں پنچوں گا میر
 تھا بہتے خاں طیب دیکھنے کے واسطے
 جس کے نوٹ آیا تو پہلے سے فزوں کا ضد طرب
 اکبیاں ہے چپ میں ممکن اب تو دیکھ آیا اے



ایک ایسا سنسنیادیں ہی اُٹا کر لے گیا
دُور مَچھ سے کیوں ہوا شہرِ مَدَنیؐ شہرِ مَدَنیؐ
میں سینے میں گٹ سی بن گیسے یہ خیال
چُپ جب کہ چُپ رہا یا ہوں کہیے ٹوٹ کر



پھلتی بڑھتی تھی سیر قسوں کی ہیں
قلب کی دیوار پر شو و نما پاتی ہے کیوں
خوابش میں دیدارِ طیب تبہ مری پو پو مانی
آنکھ کی حسرت کو ہٹاتا تھا بڑھی جاتی ہے کیوں



منبر و جہد ریاضِ نجیب اور قدیم پاک
 جالیاں وہ نور کی وہ سبز گنبد اور گھر
 رہ گیا ہے دل نہیں سکن چلا آیا ہوں میں
 حال کیا سب کا یہی ہوتا ہے طیب و کبیر



محبت کا تقاضا ہے کہ چوں آنکھوں میں آؤ بھی
 جو طہاری دل میں قسب بھی یہی آئینِ خاطر ہے
 جو دکھیا ان کا روضہ دل پہ سجا گئے اسو
 یہی اک کیفیت تو باعثِ سبکدوشی ہے



بہارِ یُوح پر ربن کے نطفوں میں سمائی ہیں
 بچھی ہے یہ کھسپے پالی کی چادرِ دل کے انگن میں
 خوش قسمت کہ اک شب پالیا اپنی مُرادوں کو
 زیارِ سب کے گنبد کی جُوتی رُوئے روشن میں!

مصنف / شاعر کی دیگر کتب

اردو مجموعہ ہائے نعت

- ☆ ۱۔ ذکرِ کھانا لکھ کر تک (مجموعہ نعت)
- ☆ ۲۔ حدیثِ شوق (دوسرا مجموعہ نعت)
- ☆ ۳۔ مشہور نعت (اردو پنجابی فرویات)
- ☆ ۴۔ میرتِ مظلوم (مصورتِ قطعات)

پنجابی مجموعہ ہائے نعت

- ☆ ۱۔ نعتاں دی آئی (صدارتی ایوارڈ یافتہ)
- ☆ ۲۔ حق دی تائید (مطبوعہ ۱۹۵۹ء)
- ☆ ۳۔ مشہور نعت (پنجابی فرویات - آخری ۴۲ صفحات)

انتخابِ نعت

- ☆ ۱۔ مدحِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (مطبوعہ ۱۹۷۳ء)
- ☆ ۲۔ نعتِ خاتم المرسلین علیہ السلام

- ☆ ۳۔ نصرت عائشہ (عائشہ بکلی محبتی کے آٹھ دروہین کا انتخاب)
☆ ۴۔ کلوم رحمت (اسپریتائی کی فحشوں کا انتخاب)

اسلامی موضوعات پر کتابیں

- ☆ ۱۔ احادیث اور معاشیہ (۳۰ احادیث پر مقدمہ کی تشریح)
☆ ۲۔ ماں باپ کے حقوق
☆ ۳۔ حرم و نعت (۱۹ مضامین اور ۴۹ منظومات۔ ترتیب و تدوین)
☆ ۴۔ سیلاؤ الہی صلی اللہ علیہ وسلم
(۱۸ مضامین اور ۸۰ میلاد پر منظومات ترتیب و تدوین)
☆ ۵۔ مدینہ الہی صلی اللہ علیہ وسلم
(۱۸ مضامین اور ۵۵ منظومات۔ ترتیب و تدوین)

تاریخ اور تاریخی شخصیات پر کتابیں

- ☆ ۱۔ اقبال و احمد رضا۔۔۔۔۔ رحمت گران پبلیشر علیہ اصولہ والسلام
☆ ۲۔ اقبال کا تذکرہ عظیم اور پاکستان
☆ ۳۔ کاہرہ عظیم۔۔۔۔۔ انکار و کردار
☆ ۴۔ تحریکِ جہت ۱۹۲۰

(۳۴۳ صفحات کا تاریخی و تحقیقی مجزیہ)

مزید کتابیں

- ☆ ۱۔ میرے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم
(پتھر انگیز اور پسریت افراد مضامین کا مجموعہ)
☆ ۲۔ قرطابین محبت
(حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور درود و سلام کی اہمیت پر مضامین)
☆ ۳۔ سفر سعادت منزل محبت
(حرمین شریفین کی دو حاضرین کی یادداشتیں جو بے تکلفی سے دل کی
دہان میں تحریر کی گئی ہیں)

ترجمے

- ☆ ۱۔ خصائص الکبریٰ از علامہ جلال الدین سیوطی
(دو جلدوں میں)
☆ ۲۔ لؤلؤ النیب از حضرت غوث اعظم عبدالقادر جیلانی
☆ ۳۔ تعبیر الرؤیاء از ابن سیرین
☆ ۴۔ نظریہ پاکستان اور نصائی کتب (ترجمہ / ترتیب / تدوین)



۹۲ کا تحفہ

۴۳۔ ”اے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمِ مگر امی ”محمد“ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا عدد ہے۔ اس حوالے سے مصنف نے اس سال ۱۰ کلام کیا ہے، اس کا اجمالی خاکہ

44

مطهر

☆ - ۹۴ (نکتہ تعلقات)

☆ - میریت منقولہ (اصورت قطعات)

☆ - سفر سعادت، منزل محبت (سفر حسین کی یادداشتیں)

۷۵۔ قرطاسِ محبت (حضور علیہ السلام کی محبت اور اس کے مظاہر)

☆ - تسخير عالمین اور رحمتہ للعالمین علی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں ابواب میں "رحمۃ للعالمین" کی تفسیر

☆ - نعت کائنات (اعمالِ بخشنے کے اعتبار سے ایک عظیم انتخابِ نعت)

جنگ و بے بشری کے ذمہ دار اہتمام

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام

۱۰ - خالق اور مخلوق کا مشترک وظیفہ - ورورپاک

۱۰۔ پاکستان میں محنت

کامیاب پاکستان کے بعد اعلیٰ اور اعلیٰ خواہی ہے۔

عن أبي عبد الله عليه السلام

الحمد لله رب العالمين

